يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

اے ایماندارو اللہ سے ڈرو
اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ (القرآن)

حقیقت تشیع

مؤلفہ

عمدۃ المناظرین سلطان الواعظین عالیجناب حضرت مولانا
مولوی محمد اکرم صاحب المعروف پیر قطبی شاہ صاحب

[illegible]

منجانب

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دُنیا میں اس وقت مذہب بہت پھیل گئے ہیں اور آئے دن نئے نئے پیدا ہوجانے کی امید ہے۔ بسبب آزادی زمانہ کے اور عقلاً موجودہ مذاہب میں بھی ایک حق مذہب ہوگا۔ باقی سب جھوٹے تسلیم کرنے پڑیں گے کیونکہ اختلافی بات میں ایک ہی بات حق ہوتی ہے۔ مگر سب سے صفا جھوٹا مذہب اور نہائیت ہی گمراہ مذہب وہ ہوگا۔ جو کہ خود مذہب بولے کہ میں جھوٹا ہوں۔ اور خود فیصلہ کردے کہ میں وہ مذہب ہوں کہ میرے اکثر فروع و اصول کی بنا جھوٹ ہے۔ بلکہ دین نام ہی جھوٹ کا ہے۔ چنانچہ ایسی صفت والا مذہب اگر کوئی دُنیا میں ہے تو مذہب شیعہ ہے۔ کیونکہ مذہب شیعہ کے اصول و فروع کی بنا غالب اوقات تقیہ پر رہی ہے۔ اور ہے اور تقیہ نام ہے جھوٹ سفید صاف بلا ضرورت کا۔ لہذا کل مذہبوں سے جھوٹا مذہب شیعہ مذہب ہے۔ اور بے نظیر جھوٹا ہے۔

میرے اس گذشتہ کلام میں چند دعوے ہیں۔ اور ہر ایک دعوے کو میں معتبر کتب مذہب شیعہ سے ثابت کئے دیتا ہوں۔ دعوے بتفصیل ذیل ہیں۔

(۱) تقیہ نام جھوٹ کا ہے۔

(۲) تقیہ نام جھوٹ بلا ضرورت و بلا خوف کا ہے۔

(۳) شیعہ مذہب میں دین نام ہی تقیہ اور جھوٹ کا ہے۔

(۴) اصولی مسائل و فروعی مسائل مذہب شیعہ میں تقیہ رائج رہا ہے۔ لہذا مذہب شیعہ کی بنا تقیہ پر ہے۔

(۵) تقیہ یعنی جھوٹ بولنا ایسی عبادت مذہب شیعہ میں نہیں جس کی ترک جائز ہو۔ مرتبہ مستحب سنت واجب سے ترقی کرکے مرتبہ فرض عین تک پہنچ چکی ہے۔ شیعہ مذہب میں جھوٹ یعنی تقیہ کو ترک کرنا ایسا ہے جیسا نماز کو چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا۔

(۶) اگر ایک شخص نماز روزہ حج زکوٰۃ ادا کرے اور جھوٹ نہ بولے دوزخی ہے مذہب شیعہ میں اور اگر نماز روزہ حج زکوٰۃ ادا نہ کرے اور جھوٹ بولتا رہے

تو وہ بہشتی ہے مذہب شیعہ ہیں۔ گویا جھوٹ بولنا جلد از جلد بہشت میں شیعہ کو بھیجدیتا ہے۔ **فائدہ**۔ آجتک کسی مجتہد عالم شیعہ تو بجائے خود آئمہ مذہب شیعہ نے بھی اس بات کا کبھی ثبوت نہیں دیا۔ اور نہ دیتے ہیں اور نہ قیامت تک دے سکیں گے۔ کہ شیعہ کا ایمان قرآن پر موجود ہے۔ بلکہ شیعہ کا قول ہے کہ یہ قرآن ایسا غلط ہے۔ کہ اس جیسا عربی زبان قرآن شیعہ لوگ بھی بنا سکتے ہیں۔ اور یہ محرف مبدل قرآن صحیفہ عثمانیہ حضرت امیر عثمان کی تصنیف ہے۔ بلکہ ایسے دشمن انشا کی قرآن ہیں۔ کہ پورے دو ہزار سے زیادہ روائیت کتب شیعہ میں وہ ملتی ہیں۔ جو شکائیت اور مذمت قرآن میں ہیں۔ لہذا اپنی کتابوں کو قرآن شریف سے بھی صحیح ملتے ہیں۔ اور شیعہ کتابوں سے بھی زیادہ معتبر چار کتابیں جانتے ہیں جن کو (صحاح اربعہ) کا لقب دیتے ہیں۔ ان چار کتابوں کو نہائیت عزت سے یاد کرتے ہیں۔ اور ان چار کتابوں کے جب نام لیتے ہیں تو چومتے ہیں۔ اور حرز جان سمجھتے ہیں۔ جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ کافی کلینی۔ من لایحضرہ الفقیہ۔ استبصار۔ تہذیب الاحکام۔

جو چھ دعوے ماقبل میں میں نے ذکر کئے ہیں اُن کے ثبوت میں نرا شیعہ پر نہ پابند ہونگا۔ اور نہ شیعہ مذہب کی ضعیف اور غیر معتبر کتابوں سے دلائل بیان کرونگا۔ بلکہ ان چار صحاح اربعہ کتب شیعہ سے ثابت کرونگا۔ بنام خدا و رسول خدا کو چھوڑ کر نظر انصاف سے دیکھنا۔ اب میں ذیل میں ہر ایک دعویٰ کی تفصیل وار لکھتا ہوں۔ اور نہائیت اختصار کو مدنظر رکھونگا۔ اگرچہ ایک ایک دعوے کے ہزاروں دلائل کتب مذہب شیعہ سے مل سکتے ہیں۔ واللہ الموفق

(دعویٰ اوّل) تقیہ نام جھوٹ کا ہے۔ جھوٹ کہتے ہیں خلاف واقعہ کو یعنی ایسی بات کہی جو واقعہ میں نہ تھی۔ مثلاً ایک شخص واقعہ میں چور نہ تھا اور اس کو کہدیا کہ تو چور ہے۔ یا مثلاً ایک آدمی واقعہ میں بالکل بیمار نہ تھا۔ اور کہے لوگوں کو کہ اے لوگو! میں بیمار ہوں۔ بعینہ اسی کا نام شیعہ تقیہ رکھتے ہیں۔ اس کی دلیل وہ حدیث مذہب شیعہ کی لکھوں۔ جس کا ملاحظہ آپ اصول کافی کلینی جیسی معتبر کتاب شیعہ سے کرسکیں۔ اور حدیث بھی

ایسی بخپنہ کہ جس کی روایت امام جعفر جیسے صادق آدمی کریں۔ یہ اور بات ہے کہ
امام جعفر صاحب کے اوپر شیعہ بہتان باندھ رہے ہیں۔ ورنہ اہل سنت کے
نزدیک ایسے امور سے وہ بالکل بری تھے اور پاک امام تھے۔ صفحہ (۴۸۴) پر
یوں تحریر فرماتے ہیں۔ عبارت بعینہ نقل کی جاتی ہے!

عن ابی بصیر قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام التقیۃ
من دین اللہ قلت امن دین اللہ قال ای واللہ من دین اللہ و
لقد قال یوسف ایتھا العیر انکم لسارقون واللہ ما کانوا
سرقوا شیئا و لقد قال ابراھیم انی سقیم واللہ ما کان سقیما

(ترجمہ) راوی ابو بصیر کہتا ہے کہ کہا امام جعفر صاحب نے کہ تقیہ اللہ کے
دین سے ہے۔ کہا امام صاحب نے۔ کہ ہاں قسم ہے خدا کی تقیہ دین اللہ سے
ہے۔ اور تحقیق ضرور کہا تھا یوسف علیہ السلام نے کہ اے قافلہ والو تحقیق تم ضرور
چور ہو اور قسم ہے خدا کی نہ چورائی تھی انہوں نے کوئی چیز اور ضرور تحقیق کہا
ابراہیم علیہ السلام نے کہ تحقیق میں بیمار ہوں۔ اور قسم ہے خدا کی کہ نہ تھے وہ بیمار
خدارا ذرا محض انصاف کی مد نظر رکھتے ہوئے آنکھ بے تعصبی کھولکر
دیکھیں۔ کیسے صاحب کلینی صاف صاف بتا رہے ہیں۔ کہ جو چور نہ ہو اس کو چور
کہنا تقیہ ہے۔ نہ جسے ہر شخص جھوٹ کہیگا۔ اور یہ کہ جو بیمار نہ ہو وہ یہ کہے کہ میں بالکل نہ ہو
وہ کہے بیمار ہوں یہ تقیہ ہے۔ جسے ہر شخص جھوٹ سمجھیگا۔ تو صاف ہی صاف
معلوم ہوا۔ کہ جھوٹ اور تقیہ ایک شئے ہے۔ اول دعوی تو ثابت ہو گیا۔

(تنبیہ) یاد رکھنا کہ یہ محض افترا ہے۔ کہ یوسف علیہ السلام نے
جھوٹ بولا اس لئے کہ اس کی قرآن تردید کرتا ہے۔ کیونکہ قرآن نے یوسف
کا لقب صدیق رکھا ہے۔ اور صدیق کہتے ہیں اس شخص کو لغۃ عربی میں جو
ہمیشہ سچ ہی سچ بولے۔ چنانچہ سورہ یوسف میں یوں لفظ وارد ہیں۔
"یوسف ایھا الصدیق افتنا" ترجمہ۔ اے یوسف نہایت سچ بولنے والے
بتلا تو۔ علاوہ ازیں قرآن اس بات کی بھی تکذیب کرتا ہے کہ ابراہیم نے
کبھی جھوٹ بولا۔ جیسا کہ ابراہیم کو بھی صدیق کا لقب عنایت کرتے ہوئے خدا

فرماتا ہے۔ واذکر فی الکتاب ابراھیم انہ کان صدیقا نبیا ط۔

(ترجمہ) یاد کرو اے محمد کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کو تحقیق وہ تھا نہایت سچ بولنے والا نبی۔ یہ کیسی جرأۃ مذہب شیعہ میں ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کو بھی تہمت لگا دیں کہ وہ بھی جھوٹ بولتے تھے خصوصاً یوسف اور ابراہیم جیسے پاک پیغمبروں پر۔

مذہب اہل سنت والجماعت

یوسف علیہ السلام کے متعلق اور ابراہیم علیہ السلام کے متعلق جو عقیدہ مذہب شیعہ کا ہے وہ تو ان کی معتبر کتاب کلینی سے آپ نے معلوم کر لیا ہوگا۔ اب ان پاک پیغمبروں کے متعلق مذہب اہل سنت والجماعت کا عقیدہ سنیے۔

(عقیدہ)

جب یوسف علیہ السلام کے پاس سب بھائی آئے اور جانے لگے۔ تو حضرت یوسفؑ کو دل میں محبت پیدا ہوئی۔ کہ کسی طرح میرا حقیقی مادری پدری بھائی میرے پاس رہنے دیتا۔ اور معاً خدا کی جانب سے وحی ہوئی کہ فلاں برتن کو پدری مادری بھائی بنیامین کے محض اور سامان میں رکھدو۔ چنانچہ حکم خدا ماننے کے لئے یوسفؑ نے اسی سامان میں وہی برتن رکھدیا۔ چنانچہ خود خدا فرماتا ہے (کذلک کدنا لیوسف) ترجمہ۔ اسی طرح ہم نے ایک حیلہ کرنے کا حکم دیا واسطے یوسف کے) اور اس وقت یوسف علیہ السلام کو بھی علم نہ تھا۔ کہ کس حکمت کے لئے خدا نے یہ امر فرمایا ہے جب قافلہ والے سب بھائی یوسف کے واپس اپنے گھر کو متوجہ ہوئے۔ تو جس نوکر یوسف علیہ السلام کی تحویل میں وہ برتن تھا۔ اس نے برتن کو ڈھونڈھا اور نہ پایا۔ حالانکہ اس برتن والی جگہ پر کوئی آدمی سوا بھائیان یوسف کے نہ آیا تھا۔ اس لئے اسی نوکر نے بلند آواز سے یہ لفظ کہا۔ کہ اے قافلہ والو تم چور ہو۔ تو معلوم ہوا کہ (تم چور ہو) مقولہ یوسف علیہ السلام کا نہیں یہ تو ایک نوکر نے بولا۔ ذرا انصاف سے سمجھیں۔ کتنا افترا ہے۔ چنانچہ قرآن میں بھی یوں آتا ہے۔ ثم اذن موذن ایتھا العیر انکم لسارقون

(ترجمہ) پس آواز دی کسی آواز دینے والے نے۔ اس میں تو لفظ یوسف بھی نہیں کوئی آواز دینے والا ہے۔ تو وہ نوکر یوسف کے تھے۔ نہ یوسفؑ۔

اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کے حق میں بھی اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ کتب علم طب میں لکھا ہے کہ غم سب بیماریوں سے ایک بیماری ہے۔ فلہذا جب آپکو کفار نے اس بات پر مجبور کیا۔ کہ عبادت بتوں کی کریں۔ تو آپ چونکہ بتوں کا نام بھی سننا نہ چاہتے تھے۔ تو عبادت کا نام سنتے ہی بہت غمناک ہوئے۔ حالت غم میں کہا کہ میں بیمار ہوں۔ تو یہ بالکل سچ ہے کہ آپ غم جیسی بیماری سے بیمار تھے۔

بلکہ بڑے بڑے محقق عالم اہل سنت وجماعت نے اس حدیث کو بھی ضعیف قرار دیا ہے۔ بلکہ مردود کہا ہے۔ جس میں یہ ذکر ہے کہ ابراہیم نے تین جھوٹ بولے چنانچہ صاحب نبراس کتاب اہل سنت نے شرح العقائد کی شرح میں یہ لفظ صفحہ ۵۶۱ میں ارقام فرمائے ہیں۔ کہ (ومن ذالک قول علیہ السلام ما کذب ابراهیم الا ثلاث کذبات)

(ترجمہ) اسی مردود قولوں سے ہے وہ جو قول نبی کا بنایا گیا ہے کہ نہ جھوٹ بولے ابراہیم نے۔ مگر تین)

(دوسرا دعویٰ) "تقیہ نام جھوٹ بلا ضرورت شدیدہ و بلا خوف کا ہے" یعنی ادنیٰ سے ادنیٰ ضرورت میں بھی شیعہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور مذہب شیعہ نے کوئی اندازہ ضرورت کا مقرر نہیں فرمایا۔ بلکہ شیعہ مذہب نے آدمی کے دل پر مدار رکھی ہے۔ اور سپرد انسان شیعہ کے کر دیا ہے۔ کہ جس چیز کو ضرورت سمجھے اس کے سبب بلا دریغ جھوٹ بولدے۔ چنانچہ اصول کافی کلینی کے باب تقیہ میں تیرہویں۱۳ حدیث صاف اس بات کی دلیل ہے۔ وہ حدیث بعینہ مع ترجمہ نقل کی جاتی ہے۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال التقیة فی کل ضرورة وصاحبها اعلم بها حین تنزل به (ترجمہ) روایت ہے امام محمد باقر صاحب سے کہ فرمایا آپ نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے۔ اور صاحب اس ضرورت کا آپ واقف ہو سکتا ہے۔ خوب واقف جس کو ضرورت نازل ہو۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ شریعت نے اندازہ ضرورت و تعین و تحدید کوئی مقرر نہیں کی۔ بلکہ صاحب ضرورت کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

حتیٰ کہ نہایت ادنیٰ سی ادنیٰ بات کو اگر کوئی شیعہ ضرورت سمجھ لے۔ تو بھی جھوٹ بول سکتا ہے۔

علاوہ اس حدیث کے جو اول دعویٰ میں حدیث گذری وہ بھی دلیل قوی ہے کیونکہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام پیغمبر ہونے کے علاوہ آپ اس وقت بادشاہ بھی تھے لشکر فوج۔ آلات جنگ دولت وغیرہ آپ کے تابع تھی تو کس سے خوف کر کے تقیہ کیا کوئی خوف نہیں تھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ خوف کا ہونا شرط تقیہ نہیں۔ ایسی دلیل ہے۔ گر اسی دعویٰ پر خود صاحب صافی نے بھی دلیل یہی قائم کی ہے۔ صافی اس کتاب کا نام ہے جو شرح اصول کافی کلینی کی ہے۔ چنانچہ اسی دوسری حدیث کی شرح میں صفحہ ۱۱۱ پر یوں لکھتے ہیں۔ (لیس کسے را منع از تقیہ نے تواں کرد۔ کہ ایں حاجۃ نیست چہ ایں مثل ایں است کہ کسے گوید کہ یوسف علیہ السلام را حاجت نبود) تیسری دلیل یہ ہے۔ کہ صاحب استبصار نے ایک حدیث باب جواز التقیۃ فی المسح علی الخفین صفحہ ۳۹ جزو اول میں نقل کی ہے۔ (ثلثة لا اتقی فیھن احدا شرب المسکر ومسح الخفین ومتعة الحج) کہا امام باقر نے کہ تین چیزوں میں میں کسی سے تقیہ نہیں کرتا۔ مسکر کا پینا اور موزوں پر مسح کرنا اور متعہ حج) آگے چل کر صاحب استبصار اس حدیث کا تیسرا معنی یہ کرتے ہیں۔ الثالث ان یکون اراد ان لا اتقی فیہ احدا اذا لم یبلغ الخوف علی النفس او المال وان لحقه ادنی مشقة احتمله وانما یجوز التقیة فی ذالک عند الخوف الشدید علی النفس او المال) ترجمہ۔ سوم یہ کہ امام نے یہ مراد لیا ہو کہ میں ان امور میں کسی سے تقیہ نہیں کرتا۔ جب تک خوف جان یا مال کا نہ ہو۔ کچھ تھوڑی سی مشقت ہو تو اس کو برداشت کر لیتا ہوں کیونکہ ان امور میں تقیہ اسی وقت جائز ہے۔ جبکہ خوف شدید جان یا مال کا ہو

گویا تیسرا معنی حدیث کا یہ بیان کیا۔ کہ امام باقر صاحب فرماتے ہیں کہ ان تین چیزوں میں ہر وقت میں تقیہ نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ چھوٹی مشقت سے نہیں تقیہ کرتا۔ ان تین چیزوں میں تب تقیہ کرتا ہوں۔ کہ خوف مال یا جان ہو تو صاف معلوم ہو گیا۔ کہ فقط ان تین چیزوں میں شرط ہے۔ کہ تقیہ تب کرو۔ جب

خوف مال یا جان ہو۔ ادنیٰ ادنیٰ مشقت میں بھی کرو۔ بخلاف ماسوا ان تین چیزوں
کے ادنیٰ ادنیٰ مشقت کے لئے بھی تقیہ کرو۔ تو صراحۃً معلوم ہوا۔ کہ جھوٹ یعنی تقیہ
ادنیٰ ادنیٰ بات سے بھی ہو سکتا ہے کوئی ضرورت شدید شرط نہیں فقط تین چیزیں
مستثنیٰ ہیں۔

تیسرا دعویٰ (شیعہ مذہب میں سارا دین مذہب تقیہ اور جھوٹ ہے)
یعنی جس نے تقیہ نہیں کیا۔ اس کے پاس دین بالکل نہیں ہے۔ بے دین ہے بے ایمان
یعنی کافر ہے۔ چنانچہ اصول کافی کلینی باب تقیہ کی حدیث دوسری کا یہ آخری فقرہ
ہے۔ ولا دین لمن لا تقیۃ لہ۔ ترجمہ۔ راوی ابو عمر عجمی روایت کرتا ہے۔ کہ کہا
امام جعفر صادق نے کہ بالکل نہیں دین واسطے اس شخص کے کہ نہیں تقیہ واسطے اس کے
اور اسی باب تقیہ کی پانچویں حدیث یوں ہے۔ لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ۔
یعنی کہا امام جعفر نے کہ نہیں ایمان اس کا جس کا تقیہ نہیں۔

دعویٰ چوتھا۔ اصولی و فروعی مسائل میں شیعہ مذہب کا تقیہ ہے۔
اصولی مسائل مذہب شیعہ میں سے بڑا اصولی مسئلہ مسئلہ امامت ہے۔ اور
اس مسئلہ میں اتنا قدر کتمان اور تقیہ رہا ہے۔ کہ امامت علی کو کوئی جانتا ہی نہ
تھا۔ اور وضع مذہب شیعہ کے فقط دو کو معلوم تھا۔ یعنی فرشتوں سے محض
جبرائیل کو اور انسانوں سے محض محمد رسول اللہ کو۔ چنانچہ اصول کافی کلینی باب
کتمان کی حدیث دسویں کی یوں عبارت مع ترجمہ نقل کی جاتی ہے۔

**قال ابو جعفر ولایۃ اللہ اسرھا الی جبرائیل علیہ السلام
واسرھا جبرائیل الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واسرھا محمد الی علی
علیہ السلام واسرھا علی الی من شاء ثم انتم تذیعون ذلک**

(ترجمہ) امام باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اللہ کی ولایت (یعنی مسئلہ امامت)
کو اللہ نے جبرائیل سے بطور راز کے بیان کیا۔ اور جبرائیل نے پوشیدہ طور
پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور محمد نے علی علیہ السلام سے پوشیدہ طور پر بیان
کیا۔ اور علی نے پوشیدہ طور پر جس سے چاہا بیان کیا۔ پھر تم اب اس کو
مشہور کئے دیتے ہو۔

ہیں بمحمد وآل محمد خیر البریہ یہ لفظ اور بعض روایات ملعونہ میں بعد اشھد ان محمد رسول اللہ کے بعد اشھد ان علیا ولی اللہ دوبار کہتے ہیں۔

یہ بات تو ثابت ہو گئی۔ کہ اصولی مسائل مذہب شیعہ میں بڑا زبردست کامیاب تقیہ رائج رہا ہے۔ اب یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ فروعی مسائل میں بھی بہت تقیہ رائج رہا اختصار کے طور پر دو حدیثیں کتاب استبصار کی نذر ہوں۔

باب من اراد الاستنجا صفحہ ۲۶ ما رواہ احمد بن محمد عن البرقی عن وھب بن وھب عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان نقش خاتم ابی العزۃ للہ جمیعا وکان فی یسارہ یستنجی بھا وکان نقش خاتم امیر المومنین الملک للہ وکان فی یدہ الیسری ویستنجی بھا فھذا خبر محمول علی التقیہ۔

(ترجمہ) جو حدیث احمد بن محمد نے برقی سے انہوں نے وہب بن وہب سے انہوں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا میرے والد کی انگوٹھی میں یہ عبارت کندہ تھی العزۃ للہ جمیعا۔ یہ انگوٹھی ان کے بائیں ہاتھ میں رہتی تھی۔ اور وہ اسی سے آبدست لیتے تھے۔ اور امیر المومنین کی انگوٹھی میں یہ عبارت کندہ تھی۔ الملک للہ اور وہ انگوٹھی ان کے بائیں ہاتھ میں تھی۔ اور اسی سے وہ آبدست لیتے تھے۔ یہ حدیث تقیہ پر محمول ہے۔

رواہ الصفار عن محمد بن عیسی قال کتب الیہ رجل ھل یجب الوضو مما خرج من الذکر بعد الاستبراء فکتب نعم فالوجہ فیہ ان نحملہ علی ضرب من الاستحباب دون الوجوب او نحملہ علی ضرب من التقیۃ لانہ موافق لمذہب اکثر العامتہ۔

(ترجمہ) جو حدیث صفار نے محمد بن عیسی سے روایت کی ہے۔ کہ ایک شخص نے امام باقرؑ کو لکھ کر بھیجا۔ کہ کیا جو چیز عضو مخصوص سے بعد نچوڑ ڈالنے کے نکلتی ہے۔ اس سے وضو واجب ہے۔ امام نے لکھا کہ ہاں۔ تو مطلب اس کا یہ ہے کہ یا تو ہم اس حکم وضو کو استحباب پر محمول کریں۔ نہ وجوب پر یا ہم اس کو ایک قسم کے تقیہ پر محمول کریں کیونکہ یہ مسئلہ اکثر سنیوں کے موافق ہے۔

تنبیہ۔ مسئلہ خلافت یا امامت جب مدار ایمان و کفر تھا۔ تو بغیر چند لوگوں
بزرگوں سے چھپائے رکھتا ہوگا۔ اور جس کی وجہ سے سب لوگ بجز چند اور چند ایک کے اس
زمانہ میں بے ایمان ہو گئے ہونگے۔ ان کا قیامت کو کیا حشر ہونا چاہئے۔ ضرور یہ بہتان
اور افترا ہے۔ یہ کیا دین ہے۔ جس سے نہ فرشتے خبر رکھتے ہوں۔ اور نہ انسانوں کو
علم ہے۔ خبر نہیں اتنا مخفی دین رکھنے کے قابل یعنی مذہب شیعہ کیوں آج کل اس کے
بانی اشاعت کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس حد تک شہرت دے رہے ہیں۔ کہ اذان میں
ولائیت کا اعلان اپنی طرف سے اضافہ کرتے ہیں مگر اس کا نتیجہ یہ ہوجاتا ہے کہ
فتووں کے مستحق بن جاتے ہیں سارے روئے اپنے مذہب شیعہ (۱) مکار و فریبی بن
(۲) ملعون خدا بن جاتے ہیں۔ دلیل فتویٰ اول تو یہ ہے۔ کہ اسی اصول کافی کلینی
کے باب کتمان کی چھٹی حدیث بتاتی ہے کہ جو مسئلہ امامت و ولائیت کو شائع
کرے وہ فریبی اور مکار ہے۔ چنانچہ عبارت بعینہ نقل کی جاتی ہے۔ مع ترجمہ

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال ما زال سرنا مکتوما
حتی صار فی یدی ولد کیسان فتحدثوا بہ فی الطریق وقری السواد

(ترجمہ) امام جعفر صادق نے فرمایا۔ کہ ہمارا راز یعنی مسئلہ امامت ہمیشہ پوشیدہ
رہا۔ یہاں تک کہ فرزندان مکر و فریب کے ہاتھوں میں پہنچا۔ پس انھوں نے راستہ
گلیوں اور سواد و صوبہ کی بستیوں میں اس کا چرچا کیا۔ تو صاف لفظوں میں امام
جعفر صاحب اس امر کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ کہ جو لوگ مسئلہ ولائیت و امامت
کا اعلان و چرچا کرے وہ مکار و فریبی ہے۔

دوسرے فتوے کی دلیل یہ ہے کہ صفحہ ۹۰ کتاب من لایحضرہ الفقیہ باب
الاذان میں ملا ابن بابویہ صاحب کتاب لکھتے ہیں۔ ھذا ھو الاذان الصحیح لا یزید
ولا ینقص منہ والمفوضۃ لعنہم اللہ قد وضعوا اخبارا
وزادوا فی الاذان محمد و آل محمد خیر البریۃ مرتین وفی بعض
روایاتہم بعد اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان علیا
ولی اللہ مرتین (ترجمہ) یہی وہ اذان ہے جو صحیح ہے۔ نہ زیادہ کیا جاوے
اس سے اور نہ نقصان دیا جاوے اس کو مفوضہ پر لعنت کرے خدا کہ تحقیق بنا لیا

تو اب اس روائیت سے صریح معلوم ہو رہا ہے۔ کہ استنجا کے مسائل جیسے فروعی میں بھی تقیہ رہا ہے۔ تعجب ہے کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ پر کیسا افترا ہے۔ کہ نعوذ باللہ ایسے بے ادب تھے۔ کہ اللہ کا نام مقام استنجا پر لگاتے تھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مذہب شیعہ میں یہ تسلیم بھی ہوگئی ہے۔ کہ علی کرم اللہ وجہہ کے حق میں افترا کیا جاوے۔ بلکہ اس سے پر تعجب اور بات باب تقیہ اصول کلینی حدیث دسویں میں تقیہ کے طور سب کرنا علی مرتضیٰ کا جائز بتایا ہے۔ عبارت یہ ہے۔ ثم قال انما قال انکم ستدعون الی سبی فسبونی ثم تدعون الی البراءۃ منی وانی لعلی دین محمد ولم یقل لا تبروا منی۔ (ترجمہ) پس کہا امام جعفر صادق نے کہ بجز اس کے نہیں کہ فرمایا علی صاحب نے کہ عنقریب تحقیق تم بلائے جاؤ گے طرف دشنام دہی میری کے پس سب کر دینا مجھے پس بلائے جاؤ گے۔ تم طرف تبرا کرنے کے حالانکہ میں اوپر دین محمد کے ہوں اور نہ کہا علی صاحب نے کہ نہ تبرا کرنا مجھے۔

واہ عجب محبت علی ہے کہ سب دشنام دہی بھی محبوب کی جائز ہو۔

(دعویٰ پانچویں کی دلیل) ترک کرنا نماز کا اور دیگر فرائض کا اور ترک کرنا تقیہ کا ایک جیسا ہے۔ یعنی جیسے نماز جیسے جلیل القدر فرض کا ترک کرنا گناہ ہے ایسے اور اتنا قدر ترک فرض تقیہ کا کرنا گناہ ہے۔ چنانچہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ باب صوم یوم الشک صہ ۴۴ جزو دوم میں حدیث مروی ہے۔

قال الصادق علیہ السلام لو قلت ان تارک التقیۃ کتارک الصلوۃ لکنت صادقا۔

(ترجمہ) کہا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اگر کہیں میں تحقیق ترک کرنے والا تقیہ کا مثل ترک کرنے والے نماز کے ہے تو البتہ ہوں میں سچا ہونگا۔

(چھٹے دعویٰ کی دلیل) کل عبادتیں کر کے بھی انسان تقیہ نہ کرنے والا دوزخی ہے۔

یہ مسئلہ متفق علیہ شیعہ و سنی کا ہے۔ کہ بروز قیامت جس کی دینی نیکیاں کم ہونگی گناہوں سے تو وہ دوزخی ہوگا۔ مثلاً اگر اس قدر نیکیاں کم ہوں۔ کہ

دسواں حصہ نیکیاں ہوں اور نو حصہ گناہ تو گناہگار دوزخی ہوگا۔ تو اب میں
ثابت کئے دیتا ہوں۔ کہ نو حصہ دین کا تقیہ ہے۔ اور باقی تمام عبادت
حصہ ہیں۔ تو ثابت ہو جائیگا۔ کہ اگرچہ انسان تمام عبادات نماز۔ روزہ۔ حج
قربانی۔ فطرانہ وغیرہ وغیرہ ادا کرے فقط تقیہ نہ کرے۔ تو نیکی کا دسواں
حاصل ہونے کی وجہ سے دوزخی ہوگا۔ چنانچہ اصول کافی کلینی کے باب تقیہ
دوسری حدیث کے اول ہی اول یہ فقرہ موجود ہے جسے ساری دنیا کے
شیعہ مٹا نہیں سکتے۔ وہ یہ ہے۔

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابا عمر ان تسعہ
اعشار الدین فی التقیۃ۔

(ترجمہ) فرمایا امام جعفر صادق نے کہ اے ابو عمر دین کے نو حصے
تقیہ میں ہیں۔

ہم سفر رقمہ بعجز بحیر قطبی شاہ قریشی رضا کار حزب الاحناف

باجازت

پیر طریقت حضرت صاحبزادہ منظور حسین شاہ

ملتانی سہروردی۔ آستانہ سہروردیہ لالیاں شریف

ضلع جھنگ

علمائے اہلسنت والجماعت کی

تصدیقات

مناظرِ اسلام حضرت مولانا عبدالتواب صدیقی۔ ہنجروال۔ لاہور

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم۔ امّا بعد حضرت مولانا ابو یوسف غلام محمد سہروردی مسودہ رسالہ "حقیقتِ مذہب شیعہ" مولفہ شیر علی بن غلام محمد سابق مجتہد مناظرِ شیعہ لکھنو تصحیح واسطے لائے فقیر نے اصل کتب نکال کر حوالجات کی تصحیح کردی۔ مولا کریم اپنے فضل کرم سے نظرِ تحقیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بحرمت سیّد الامین المکین۔

فقط والسلام

عبدالتواب صدیقی۔ ہنجروال۔ لاہور

حضرت علامہ حاجی محمد علی شیخ الحدیث دارالعلوم رسولیہ شیرازیہ بلال گنج۔ لاہور

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم۔ امّا بعد میرے پاس مسودہ رسالہ "حقیقتِ مذہب شیعہ" مولفہ مولٰنا شیر علی بن غلام محمد سابق مجتہد و مناظر شیعہ لکھنو حضرت مولٰنا ابو یوسف غلام محمد سہروردی لائے۔ بندہ نے اوّل سے آخر تک بڑے غور سے مطالعہ کیا اصل کتب نکال کر حوالجات سے عبارات کی تصحیح کردی۔ بندہ تصدیق کرتا ہے کہ رسالہ "حقیقتِ مذہب شیعہ" مکمل درست اور ٹھیک ہے۔

فقط والسلام

حاجی محمد علی۔ دارالعلوم رسولیہ شیرازیہ

○ جناب قاری محمد طفیل احمد رضوی نقشبندی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان گوجرانوالہ

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ۔

مذہب حق اہلِ سنّت وجماعت کی مقتدر شخصیت بزرگ عالمِ دین حضرت مولانا ابو یوسف غلام محمد سہروردی مدظلہ العالی خطیب مرکزی جامع مسجد شرقی مٹو بھائیکے ضلع گوجرانوالہ نے مسودۂ کتاب کتابت شدہ "حقیقت مذہب شیعہ" مصنفہ مولانا شیر علی بن غلام محمد سابق مجتہد و مناظر شیعہ لکھنؤ دکھایا اور ارشاد فرمایا کہ مسودہ کتاب ہذا کے بارے چند الفاظ قطعۂ قرطاس پر تحریر کر دیں۔ چنانچہ چند لمحات میں کتاب کو دیکھا اور پڑھا، خوشی کی انتہا نہ رہی کہ حضرت والا مرتبت نے اس پیرانہ سالی کے دَور میں مذہبِ حقہ کی عظیم خدمت سرانجام دے کر اہلِ سنّت وجماعت پر جہاں احسان فرمایا ہے وہاں اپنے لیے توشۂ آخرت بھی تیار کیا ہے۔ اس کتاب کی جہاں کتابت خوشنما ہے وہاں اس بات سے قلبی مسرت حاصل ہوئی کہ حوالہ تحریر کرتے ہوئے ہر کتاب کے صفحہ اور سطر تک کا اندراج فرمایا تاکہ قارئینِ کتاب ہذا کو تلاشِ حوالہ میں کسی قسم کی کوئی دقّت و دشواری پیش نہ آئے۔ امید ہے یہ کتاب ہر مکتبۂ فکر کے آدمی کو صراطِ مستقیم (مذہبِ حق اہلِ سنّت وجماعت) پر گامزن ہونے میں ممد و معاون ثابت ہوگی۔ دعا ہے کہ مولا تعالیٰ اپنے حبیبِ لبیب فداہ ابی وامّی وجسدی وروحی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اس کتاب کو بخشش ونجات کا ذریعہ وسبب بنائے۔

آمین یارب العالمین بحرمتِ سید المرسلین بحق طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

قاری محمد طفیل احمد رضوی نقشبندی
ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنّت پاکستان۔ گوجرانوالہ

○ فاضل جلیل حضرت مولانا محمد شریف حمیدی صدر انجمن فدایانِ رسول

حلقہ نوشہرہ ورکاں

کتاب "حقیقتِ مذہبِ شیعہ" مصنفہ مولانا شیر علی بن غلام محمد سابق مناظر شیعہ لکھنؤ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ صاحب مصنف نے احسن طریقہ سے عقائد شیعہ کی تذلیل اور مذہب حقہ اہل سنت وجماعت کی تصدیق فرمائی اور مولانا ابو یوسف غلام محمد سہروردی نے موجودہ دور میں مرتب فرما کر اہلسنت پر بہت احسان فرمایا ہے اس کتاب کی عوام الناس کو اشد ضرورت تھی جو منظرِ عام پر آ گئی ہے۔

ابوالعطا محمد شریف حمیدی

○ جناب سید عظمت علی شاہ نقشبندی مجددی آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

کتاب "حقیقتِ مذہبِ شیعہ" کو مختلف مقامات سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ عقاید شیعہ دیکھے۔ موجودہ دور میں اس کتاب کی انتہائی ضرورت ہے تاکہ شیعہ لوگ محبتِ اہل بیت کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح سُنّی مسلمانوں کو گمراہ نہ کر سکیں۔ فقط والسلام

ناچیز السید عظمت علی شاہ نقشبندی مجددی

○ جناب مفتی محمد شفیع خطیب جامع مسجد عمر کاموں کے منڈی ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جناب مولانا غلام محمد صاحب مٹو بھائیکے نے رسالہ حقیقتِ مذہبِ شیعہ" دکھایا، کہیں کہیں سے دیکھا مفید ثابت ہوا۔ ہر اہل سنت وجماعت کو یہ رسالہ اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔

مفتی محمد شفیع خطیب جامع مسجد عمر منڈی کاموں کے

○ مناظرِ اہلسنت فاتح نجدیت حضرت مولانا الحاج محمد ضیاءؒ اللہ قادری

خطیب اعظم علامہ عبدالحکیم جامع مسجد سیالکوٹ

کتاب "حقیقتِ مذہبِ شیعہ" مصنّفہ مولانا شیر علی بن غلام محمد سابق مناظر شیعہ لکھنؤ کا مطالعہ کیا ہے۔ مولانا کی محنت قابلِ مبارک ہے جنہوں نے کتب مذہبِ شیعہ سے ہی ان کے نظریات باطلہ کو پیش کیا ہے تاکہ سادہ لوح مسلمانوں پر اُن کی حقیقت عیاں ہو جائے۔ اس کتاب کا مطالعہ خواص اور عام کے لیے بہت ضروری ہے۔ اپنے دوست احباب کو اس کتاب کے پڑھنے کا شوق دلانا چاہیے۔

فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ

○ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد فرید رضوی دار العلوم فاروقیہ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم "حقیقتِ مذہبِ شیعہ" نامی رسالہ کے بعض بعض مقامات دیکھے، نہایت مدلل پایا ہے مذہبِ حق اہلسنت کی تائید و تبلیغ کے لیے نہایت مفید ہے۔ حضرت مولانا غلام محمد صاحب نے اس کی اشاعت و ترتیب کا فریضہ انجام دے کر ایک اچھی خدمت انجام دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو ہدایت کا ذریعہ بنائے اور حضرت مولانا کو دارین میں جزائے خیر مرحمت فرمائے۔ اٰمین یارب العالمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

محمد فرید رضوی شیخ الحدیث
دار العلوم فاروقیہ رضویہ
گوجرانوالہ

یا اللہ جل جلالک　　　　　　　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیک

بفیضانِ نظرِ کرم

عالیجناب پیرِ طریقت الشیخ حمدان حمود محمد عبد اللطیف الصوفی مکی مدنی خوشابی سہروردی

محلہ شاہ برہان پشاور شہر

خلیفۂ اعظم

آفتابِ شریعت رہبرِ طریقت مبلغِ اسلام اعلحضرت مولینا الحاج

پیر قطبی شاہ ملتانی

سہروردی قدس سرہٗ

آستانہ عالیہ سہروردیہ ریلوے اسٹیشن لالیاں شریف

(صاحبزادہ ابو خلیل محمد یوسف نقشبندی چوراہی ناظم نشر و اشاعت
مرکزی مجلس قطبی مٹو بھائی کے)

—— ناشر ——

مرکزی مجلس قطبی منڈو بھائیکے ضلع گوجرانوالہ